Regd No. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ۔ ٹیلیفون ۲۹۷۹

155

روزنامہ الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

۲۶ ر صفر المظفر ۱۳۷۲ ھ

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ ر

جلد ۴۰/۶ | ۱۶ ر نبوت ۱۳۳۱ ہش | ۱۶ ر نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۶۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

مَا جِئْتَنَا فِيْ غَيْرِ وَقْتِ ضَرُوْرَةٍ
قَدْ جِئْتَ مِثْلَ الْمُزْنِ فِي الرَّمْضَاءِ
شَمْسُ الْهُدٰى طَلَعَتْ لَنَا مِنْ مَّكَّةٍ
عَيْنُ النَّدٰى فَعَتْ لَنَا بِحِرَاءِ

ترجمہ:- آپ بے وقت اور بے ضرورت نہیں آئے آپ سخت گرم موسم میں بارش کی طرح عین ضرورت پر آئے۔ دین کا آفتاب ہم پر مکہ معظمہ سے چڑھا۔ بخشش کا چشمہ حرا سے ہمارے لئے پھوٹا۔ (منن الرحمٰن)

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ ر نومبر - مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل رات سے سانس پھنچ کر آنے کی بہت تکلیف ہے۔ نیز کھانسی اور کمزوری بھی زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فیروز خان نون ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ ۱۵ ر نومبر - مشرقی بنگال کے گورنر ملک فیروز خان نون معہ بیگم صاحبہ کے آج تیسرے پہر کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر صوبائی وزراء اور دیگر افسران اعلیٰ نے آپ کا استقبال کیا۔

فارموسا کے جنوبی علاقے میں شدید طوفان - دو سو آدمی ہلاک اور ڈیڑھ ہزار کے قریب زخمی ہوئے

۴۵ لاکھ پونڈ کی جائداد تباہی کی نذر ہو گئی - طوفان تیزی سے ساحل چین کی طرف بڑھ رہا ہے

فارموسا ۱۵ ر نومبر - ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ کل رات فارموسا کے جنوبی علاقہ میں شدید طوفان آیا۔ جس کی وجہ سے اندازاً دو سو آدمی ہلاک اور پندرہ سو کے قریب زخمی ہوئے۔ علاوہ ازیں شدید مالی نقصان کی بھی اطلاع ملی ہے چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ قریباً ۴۵ لاکھ پونڈ کی مالیت کی جائداد تباہ ہوئی ہے۔ طوفان اب چین کی طرف بڑھ رہا ہے۔ خیال ہے کہ آج رات وہ ساحل چین تک پہنچ جائے گا۔

ایران میں برطانیہ کے آخری ناظم الامور لندن واپس پہنچ گئے

لندن ۱۵ ر نومبر - ایران میں برطانیہ کے آخری ناظم الامور مسٹر جارج مڈلٹن دفتر خارجہ کو برطانوی سفارتخانہ بند ہونے کے متعلق رپورٹ پیش کرنے کے لئے لندن واپس پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ ایران میں مغربی ممالک کے خلاف شدید جذبہ پایا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا مجھے تیل کا تصفیہ حاصل ہونے کی کوئی خاص امید نہیں ہے۔

عرب لیگ میں لیبیا کو شامل کر لیا جائیگا

قاہرہ ۱۵ ر نومبر - عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ کہ لیبیا کو عرب لیگ میں شامل کرنے کے لئے خاص ضابطے بنائے گئے ہیں۔ چنانچہ آئندہ مارچ میں عرب لیگ کا جو جلسہ ہو گا۔ لیبیا بھی باقاعدہ ممبر کی حیثیت سے اس میں شرکت کرے گا۔ سیکرٹری جنرل نے مزید بتایا۔ کہ لیبیا کے بادشاہ ادریس السنوسی دسمبر میں جب قاہرہ آئیں گے تو لیبیا کی شمولیت کے متعلق ان سے گفت و شنید کی جائے گی اور اس ضمن میں آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

صوبائی سیفٹی ایکٹ میں ترمیم منظور کر لی گئی

پشاور ۱۵ ر نومبر - آج سرحد اسمبلی میں صوبائی سیفٹی ایکٹ میں ایک ترمیم منظور کی گئی۔ جس کی رو سے ایکٹ کی وہ دفعہ نکال دی گئی جس کی رو سے حکومت کو یہ اختیار حاصل تھا۔ کہ وہ اپنے نظر بندوں کو صوبے کی حدود سے باہر بھی رکھ سکتی ہے۔ لاہور ہائیکورٹ میں اس دفعہ پر اعتراض کیا گیا تھا جسے کورٹ نے تسلیم کر لیا تھا۔ سوالوں کے وقت وزیر اعلیٰ نے ...

ہندوستانیوں کا داخلہ روکنے کیلئے پاکستان پارلیمنٹ میں بل پیش کر دیا گیا

کراچی ۱۵ ر نومبر - آج پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے پاکستان میں ہندوستانیوں کا داخلہ روکنے کے لئے ایک بل پیش کیا۔ اس بل کی رو سے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ ہندوستانی باشندے پاکستانی حدود میں داخل ہونے سے پہلے پاسپورٹ حاصل کریں۔ پاسپورٹ کے علاوہ انہیں ویزا بھی حاصل کرنا ہو گا۔ اور متعلقہ افسروں کے پاس اپنے نام رجسٹر کرانے ہونگے۔ بجلی بنانے اور اسے کنٹرول کرنے کے سلسلے میں مرکزی حکومت کی ذمہ داری سے متعلق بھی آج ایک بل پیش ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۴۲ء کے نظر بندی کے بل پر بحث جاری رہی۔

وقفۂ سوالات کے وقت پارلیمانی امور کے وزیر مملکت جناب غیاث الدین پٹھان نے وزیر خارجہ اور وزیر مواصلات کی طرف سے سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ پاسپورٹ سسٹم پر چھ ماہ تک عملدرآمد کے بعد نظر ثانی کیجائے گی۔ فی الحال اس قسم کی نظر ثانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ ہولی ...

ہندوستان پارلیمنٹ میں پر امن ذرائع اختیار کرنے سے گریز کا مطالبہ

پاکستان کے خلاف اقتصادی ناکہ بندی عائد کرنے کے منصوبے

نئی دہلی ۱۵ ر نومبر - آج ہندوستان پارلیمنٹ میں مخالف پارٹیوں کے ۲۳ ممبروں نے مطالبہ کیا۔ پاکستان کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کیا ان میں جن سنگھ کے لیڈر شیاما پرشاد مکرجی اور مسٹر سوچیتا کرپلانی بھی شامل تھیں یہ مطالبہ ترک وطن کی تحریک پر بحث کرتے ہوئے کیا گیا مکرجی نے کہا حکومت کو چاہیئے کہ وہ پاکستان کے خلاف سخت اور موثر قدم اٹھائے۔ انہوں نے پنڈت نہرو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے کہ پر امن طریقے چھوڑ کر دوسرے طریقے اختیار کئے جائیں۔

خان عبد القیوم خان نے بتایا اس وقت ۴۴ سرخپوش نظر بند ہیں ان میں سے تیرہ کی رہائی کا حکم جاری کیا گیا تھا لیکن شرط یہ تھی۔ کہ وہ پاکستان کے ساتھ وفاداری کا اعلان کریں لیکن انہوں نے اس سے لیس و پیش کرتے ہوئے نظر بندی کو ترجیح دی۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر خان صاحب کو تین سو روپیہ ماہوار گذارہ الاؤنس دیا جا رہا ہے۔

۴۷ کے بعد ہندوستان میں متعدد جگہ فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہے جس کی وجہ سے مسلمان ترک وطن کر کے کثیر تعداد میں پاکستان آئے اس طرح آنے والوں کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے کیونکہ فروری ۵۰ سے مہاجرین کی آمد کا بدستور سلسلہ جاری رہا ہے۔

فیڈرل کورٹ ڈھاکہ میں منتقل ہو گیا

لاہور ۱۵ ر نومبر - پاکستان فیڈرل کورٹ عارضی طور پر ڈھاکہ منتقل ہو گیا ہے۔ چیف جسٹس عبد الرشید، جسٹس محمد اکرم اور جسٹس شہاب الدین آج صبح ہوائی جہاز سے ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ جسٹس کارنیلیس وہاں پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ ڈھاکہ میں فیڈرل کورٹ کا سیشن ۱۷ ر نومبر سے شروع ہو رہا ہے۔

بمبئی کے ٹیسٹ میچ میں پاکستانی کھلاڑیوں نے حیرت انگیز طریق سے کھیل کو سنبھال لیا

تیسرے دن انہوں نے ۱۴۷ رنز بنائے اور ان کے تین کھلاڑی آؤٹ ہوئے

بمبئی ۱۵ ر نومبر - آج پاکستان اور ہندوستان کے درمیان امتحانی میچ کے تیسرے دن پاکستان نے حیرت انگیز طریق سے کھیل کو سنبھال لیا۔ آج کھیل ختم ہونے تک دوسری اننگز میں پاکستانی ٹیم نے ۱۴۷ رنز بنائے۔ اور اس کے ۳ کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ اب ایک اننگز کی شکست سے بچنے کے لئے صرف ۲۵ رنز کی کسر باقی ہے۔ اور سات کھلاڑی ابھی نہیں کھیلے ہیں۔ یہ بہتر پوزیشن اس لئے حاصل ہوئی کہ حنیف اور وقار حسن پانچ گھنٹے سے زیادہ وکٹ تک ڈٹے رہے۔ اور دونوں نے مل کر سکور میں ۱۶۵ رنز کا اضافہ کیا۔ دونوں کھیل کا یہ شاندار مظاہرہ کرکٹ میچ کی تاریخ میں یادگار رہیگا۔ ان دونوں کم عمر طالب علم کھلاڑیوں نے ہندوستان کے پرانے اور تجربہ کار بالروں کے چھکے چھڑا دیئے۔ منکڈ نے انہیں آؤٹ کرنے کیلئے فوراً کھلاڑیوں کے گھیرے ڈالے لیکن وہ ذرا مرعوب نہ ہوئے جب وقار نے ۱۹۰ منٹ میں ۶۵ رنز بنائے۔ تو وہ منکڈ کی بال پر کیچ کی وجہ سے آؤٹ ہو گئے۔ اس کے بعد جلد ہی حنیف ۹۶ رنز پر آؤٹ ہوئے۔ اب امتیاز اور کاردار کھیل رہے ہیں۔ امتیاز نے سات رنز بنائے۔ دونوں کل بھی کھیل جاری رکھیں گے۔

یونان میں عام انتخابات آج سے شروع ہو رہے ہیں

ایتھنز ۱۵ ر نومبر - کل سے یونان میں عام انتخابات شروع ہو رہے ہیں۔ توقع ہے جنرل پاپاگوس کی دائیں بازو اور بائیں بازو میں شدید مقابلہ ...

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد قریب آگئی

قابل توجہ عہدہ داران و مخلصین جماعت

... تحریک جدید کے سال رواں میں وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت قریب ہے چاہیئے کہ میعاد کا آخری وقت یعنی ۳۰ نومبر آنے سے پہلے تحریک جدید کے تمام احباب کے وعدے سو فیصدی پورے ہو چکے ہوں۔ جیسا کہ گذشتہ خصوصاً پہلے تیرہ سالوں میں ہوتا رہا ہے اب سلسلہ کے لئے بہت زیادہ قربانی کا وقت آگیا ہے۔ مخلصین کو اللہ تعالےٰ توفیق بخشے گا۔ گذشتہ سال جب کہ نو ماہ سال سے گذر چکے تھے۔ تحریک جدید کی وصولی بہت کم تھی۔ اور تحریک جدید کی مالی حالت خطرناک [illegible] صورت اختیار کر رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مخلصین کو پکارا اور وہ لبیک یا امیر المومنین کہتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے وعدے پورے ہوئے۔

پس وہ احباب جن کے ذمہ تحریک کا چندہ ہے اور وعدہ پورا نہیں ہوا۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں توجہ دلانا مناسب ہے تا وہ جلد سے جلد اپنا عہد پورا کریں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک وعدہ کرنے والے کو اس کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع کر چکا ہے بلکہ عہدہ داران کو اسم وار فہرست بھی بھجوا دی گئی ہے۔ تا زیادہ توجہ سے اس ماہ میں اپنے وعدے وصول کر کے پورے کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے۔ وہ مکان کی ایک اینٹ بن چکا ہے۔ وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوںگا اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے"

"یہ دین کا کام ہے یہ سب کاموں پر مقدم ہے۔ اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی"۔

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"۔

(وکیل المال تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کے موقع پر الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا

سلسلہ کے اہل قلم احباب سے درخواست

حسب سابق اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر الفضل کا ایک خاص نمبر شائع ہوگا۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد اس کی قومی و ملی خدمات۔ اور مخالفین کی طرف سے جھوٹے پراپیگنڈا کے جواب میں مبسوط مضامین شائع کئے جائیں گے۔ (انشاء اللہ)

سلسلے کے اہل قلم بزرگوں اور احباب سے استدعا ہے۔ کہ وہ الفضل کی اعانت کرتے ہوئے اس نمبر کے لئے مضامین تحریر فرمائیں۔ جملہ مضامین ۳۰ نومبر تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ (ادارہ)

اگر آپ صاحب نصاب ہیں۔ تو زکوٰۃ کی رقوم جلد بھجوائیے۔ تا امام وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت مستحقین میں تقسیم ہو سکیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

نامساعد حالات اور چندہ جلسہ سالانہ

ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالےٰ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے چندہ کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ مقرر ہے۔ اگر یہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیا جائے۔ تو جلسہ سالانہ کے انتظامات سہولت سے ہو سکتے ہیں۔ لیکن بعض دوست اس کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی طرف بقایا جمع ہوتا رہتا ہے۔ جو بعد میں ان کے لئے بوجھ بن جاتا ہے۔ اور پھر آئندہ سال کی ادائیگی کے لئے بھی روک ثابت ہوتا ہے۔ یہ بات مومن کی شان سے بعید ہے کہ وہ اپنے وعدے کے ایفاء میں کوتاہی کرے۔ مومن ہمیشہ اپنا حساب پاک و صاف رکھتا ہے اور خدا کی راہ میں اپنی جان و مال دینے کے بعد بھی ادائیگی حق کا خیال ذہن میں نہیں لاتا۔ جیسا کہ غالب نے اپنے ایک شعر میں کہا ہے۔ ؎

جان دی۔ دی ہوئی اسی کی تھی ✽ حق تو یہ ہے۔ کہ حق ادا نہ ہوا۔

جلسہ سالانہ میں اب قریباً ڈیڑھ ماہ رہ گیا ہے۔ آج کل چندہ جلسہ سالانہ فراہم ہو رہا ہے۔ آپ بھی جلسہ سے قبل اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیں۔ تاکہ اس جلسہ سالانہ کے انعقاد میں آپ کا بھی حصہ ہو۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق قائم کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین

(نظارت بیت المال)

سٹیج ٹکٹوں کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی سٹیج میں بہت محدود سیٹوں کی گنجائش ہوتی ہے۔ امسال یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اسٹیج ٹکٹ کے لئے جو درخواست ۱۵ دسمبر کے بعد وصول ہوگی۔ اس کے متعلق غور نہیں کیا جائیگا۔ اس لئے ایسے احباب جو کسی وجہ سے سٹیج ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ متعلقہ امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ ۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے دفتر دعوت و تبلیغ میں اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواست میں یہ بھی تحریر فرمایا جاوے۔ کہ کس بناء پر سٹیج ٹکٹ ملنا ضروری ہے۔ امراء صاحبان از خود بھی موزوں احباب کی سفارش کر سکتے ہیں۔ آخر میں اس امر کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ کہ ٹکٹیں حسب گنجائش ہی جاری کی جا سکتی ہیں۔ غیر احمدی شرفاء کے لئے سٹیج کے پاس علیحدہ انتظام بھی ہے۔ جہاں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ ایسی ٹکٹوں کے حصول کے لئے بھی امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ ۱۵ دسمبر تک درخواستیں بھجوا دی جائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

گمشدہ رسید بک

رسید بک ع ۲۲۲۷ جس کی نمبر ۲ تک رسیدات کٹ چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ گھنیال ضلع سرگودھا سے گم ہو گئی ہے۔ کوئی احمدی دوست اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کرے۔ اور اگر کسی دوست کو یہ رسید بک ملے۔ تو فوراً نظارت بیت المال کے پتہ پر ارسال کر دے۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعاء

خاکسار کا عزیز بچہ بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے۔ اور تشنجی دوروں کے باعث از حد نڈھال ہو چکا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین (خاکسار غلام محمد ثالث)

158

روزنامہ الفضل لاہور
۱۶ نومبر ۱۹۵۲ء

تہتروان ناجی فرقہ اور مولوی احمد علی صاحب

جناب مولٰنا احمد علی صاحب کا ایک خطبہ جمعہ احراریوں کے ترجمان "آزاد" نے اپنی اشاعت ۶ ار نومبر ۱۹۵۲ء میں شائع کیا ہے۔ اس خطبہ میں کئی ایک اچھی باتیں مولٰنا نے فرمائی ہیں۔ آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول آپ کی تصنیف "حجۃ اللہ" میں سے لے کر اس کی تشریح فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں :-

شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالٰے نے دنیا کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا ساری دنیا بگڑ چکی تھی نہ عرب صحیح کام کرتے تھے نہ عجم۔ اس لئے اللہ تعالٰے عرب اور عجم سب پر ناراض ہوا شاہ صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

ان اللہ نظرالی الارض فمقتھم عربھم وعجمھم

اس کے بعد مولانا احمد علی صاحب فرماتے ہیں :-

اسی طرح یہود و نصارٰی بگڑ چکے تھے اور ایک دوسرے کو طعنہ دیتے تھے۔ کہ وہ صحیح دین پر نہیں ہیں، حالانکہ وہ دونوں اہل کتاب تھے! اور پھر دونوں گمراہ ہو گئے تھے۔ قالت الیھود لیست النصٰرٰی علٰی شیئٍ ص وقالت النصٰرٰی لیست الیھود علٰی شیئٍ۔ اور یہود کہتے ہیں کہ نہیں نصارٰی کسی راہ پر اور نصارٰے کہتے ہیں کہ نہیں یہود کسی راہ پر۔ اور اس پر بھی ان کے دعاوی یہ تھے کہ ہم تو اللہ تعالٰے کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔

قالت الیھود والنصٰرٰی نحن ابنٰٓؤا اللہ واحبّاؤہٗ۔ اور کہتے ہیں یہود اور نصارٰی ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں " جیسے باپ کی ہر چیز بیٹے کی ہوتی ہے، باپ بیٹے کی ہر ناز برداری کرتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم تو ایسے ہی ہیں۔ جیسے اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے۔ . . . .

. . . . قرآن میں فرمایا گیا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم ط۔ بلاشک کافر ہو چکے۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تو مسیح ابن مریم ہی ہے "

یعنی ساری خدائی ان کے نزدیک عیسٰیؑ بن مریم میں حلول کر کے آگئی ہے، اور نصارٰی کا ایک فرقہ تثلیث کا فاسد عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا تین خداؤں (باپ، بیٹا روح القدس) میں سے ایک ہے۔ سو اللہ تعالٰے نے فرمایا۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلٰثۃ۔ البتہ تحقیق کافر ہو چکے۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالٰے تو تیسرا ہے تین میں سے "

قیامت کے دن اللہ تعالٰے حضرت عیسٰےؑ سے پوچھے گا کہ کیا عیسائیوں کو تم ہی نے کہا تھا کہ خدا کے سوا تمہیں اور تمہاری والدہ کو معبود مان لیں۔

واذ قال اللہ یعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامّی الٰھین من دون اللہ۔ اور جب فرمائے گا اللہ اے عیسٰی بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ بناؤ مجھے اور میری والدہ کو دو معبود سوائے اللہ کے "

تو جس طرح شاہ صاحب نے فرمایا کہ ساری دنیا بگڑ چکی تھی، نہ عرب صحیح کام کرتے تھے نہ عجم ایسے ہی حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں بھی پہلی امتوں کی طرح تمام خرابیاں آجائیں گی۔ حدیث شریف کے الفاظ کچھ اس طرح کے ہیں :-

لتتّبعنّ سنن من قبلکم شبراً بشبرٍ و ذراعاً بذراعٍ تم البتہ ضرور ضرور پہلوں کے نقش قدم پر چلو گے بالشت بھر بالشت اور ہاتھ بھر ہاتھ "

یعنی تمہارے اندر وہ تمام خرابیاں آجائیں گی جو ان میں تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسا آدمی ہوگا۔ جو اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے گا۔ البتہ اس امت کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر پہلی امتوں کے ۷۲ بہتر کے ۷۲ بہتر فرقے گمراہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرقہ ضرور راہ راست پر قائم رہیگا۔ جب صحابہ کرام نے پوچھا۔ وہ کونسا فرقہ ہوگا تو آپؐ نے فرمایا کہ جو میرے اور اصحاب کے طریقہ پہ چلے گا۔

مولٰنا احمد علی نے جو کچھ اپنے خطبہ میں فرمایا ہی درست فرمایا ہے ہم اس کے متعلق صرف دو باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں۔

اوّل - مولٰنا نے جہاں قرآن کریم سے اللہ تعالٰے کا حضرت عیسٰےؑ سے سوال فرمایا ہے۔ وہاں حضرت عیسٰے علیہ السلام کا جواب چھوڑ دیا ہے۔ جس کی وجہ غالبًا یہی ہے کہ اس جواب کا آپکے نفس مضمون سے براہ راست کوئی تعلق نہیں تھا۔ ہم ایک دوسری بات واضح کرنے کے لئے آپکے جواب کا یہاں جائزہ لیتے ہیں۔ آپ کا جواب حسب ذیل ہے

قال سبحٰنک مایکون لی ان اقول مالیس لی ق بحقٍّ ط ان کنت قلتہ فقد علمتہ ط تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک ط انّک انت علّام الغیوب ○ ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم ج وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم ج فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم ط وانت علٰی کلّ شیءٍ شھید ○ ان تعذبھم فانھم عبادک ○ وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم ○ قال اللہ ھٰذا یوم ینفع الصٰدقین صدقھم لھم جنٰت الخ

ترجمہ :- آپ نے کہا تو پاک ہے میں ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہوں۔ جس کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں کہتا تو تُو یقیناً جانتا۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے میں نے انہیں سوائے اس کے جو تو نے حکم دیا کہ اللہ تعالٰے کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے ان سے کچھ نہیں کہا۔ اور جب تک میں ان میں رہا۔ میں ان پر نگران تھا۔ لیکن جب تو نے مجھے وفات دی تو تُو ان کا نگہبان رہا۔ اور تو ہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہی ہیں اور اگر معاف کرے تو تو غالب حکمتوں والا ہے۔ اللہ تعالٰے کہے گا۔ یہ وہ دن ہے۔ جس دن صادقوں کو ان کا صدق نفع دے گا۔ یعنی باغ ہیں وغیرہ۔

مولٰنا احمد علی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالٰے حضرت عیسٰے علیہ السلام سے یہ سوال قیامت کے دن پوچھے گا۔ ظاہر ہے کہ عیسٰے علیہ السلام قیامت کے دن ہی اس کا جواب دیں گے۔ اللہ تعالٰے نے یہ سوال وجواب پیشگوئی کے طور پر قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام اپنے آپ پر صرف اس دوران کی ذمہ داری لیں گے۔ جس دوران میں وہ اس دنیا میں رہے۔ مگر جس دوران میں وہ اس دنیا میں نہیں رہے اس کی ذمہ داری اپنے پر نہیں لیں گے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر واقعی حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہ زمین پر پھر نازل ہوں گے اور جیسا کہ احادیث میں آتا چالیس برس تک زندہ رہیں گے۔ شادی کریں گے ان کی اولاد بھی ہوگی اور آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو کر کسر صلیب اور قتل خنزیر کریں گے۔ تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالٰے سے یہ کس طرح کہہ سکیں گے کہ

ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم

یہاں لفظ "توفی" کے معنی بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ اگر اس کے معنی پورا کرنے کے لئے جائیں جیسا کہ بعض علماء نے لئے ہیں۔ جن میں جماعت مودودیہ کے امیر شریعت مودودی صاحب بھی ہیں۔ تو حضرت عیسٰے علیہ السلام پر نعوذ باللہ قیامت کے دن اللہ تعالٰے کے روبرو جھوٹ بولنے کا الزام آتا ہے حالانکہ آپ پر ایسا الزام لگانیوالوں کو اللہ تعالٰے نے اپنی آیات کے عین ملحق انتباہ بھی کر دیا ہے کہ

قال اللہ ھذا یوم ینفع الصٰدقین صدقھم۔ الخ

اللہ تعالٰے نے فرمایا۔ یہ قیامت کا دن ایسا ہے کہ جس میں صادقوں کا صدق انہیں نفع پہنچائے گا ان کے لئے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وغیرہ۔

دوئم۔ دوسری بات جو ہم اس ضمن میں عرض کرنا چاہتے ہیں یہ ہے کہ جب اس زمانہ میں امت محمدیہ کی اکثریت کی وہ حالت ہو چکی ہے جو خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت یہودیوں اور نصارٰے کی تھی۔ تو براہ کرم بتائیں کہ وہ تہترواں فرقہ جو رسول کریمؐ اور آپ کے صحابہ کے طریقہ پر چل رہا ہے کونسا فرقہ ہے۔ سیدھا سوال ہے کہ کیا وہ فرقہ

احراریوں کا ہے؟
دیوبندیوں کا ہے؟
وہابیوں کا ہے؟
حنفیوں کا ہے؟
یا مودودیوں کا ہے؟ آخر وہ فرقہ اگر ہے تو کہاں ہے۔ اور وہ کیا کام کر رہا ہے۔ کیا مولٰنا پیشتر اس کے کہ آپ کسی فرقہ پر کفر کا فتویٰ لگائیں یا شرک کا مرتکب گردانیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ سارے فرقوں کے علماء کی ایک کانفرنس کر کے باہم فیصلہ کر لیا جاوے۔ فتدبروا وتبیّنوا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے

شذرات

الیکشن میں سودا بازی

ناظم انتخابات جماعت اسلامی راجن پورہ نے اپنے بیان میں ایک اور بات یہ کہی ہے کہ

"بعض لوگوں نے خیال کیا کہ شائد اب جماعت اسلامی ایک یا دو ممبروں کے ساتھ سودا بازی کر کے اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لے گی" (ایضاً)

الیکشن بورڈ جماعت اسلامی منعقدہ اوکاڑہ ۱۸، ۱۹ ستمبر ۱۹۵۰ء نے پنجاب کے آئندہ انتخابات کے متعلق یہ فیصلہ کیا کہ

"جماعت اسلامی کسی دوسری جماعت سے سمجھوتہ یا سودا نہیں کر سکتی۔" (انتخابی جدوجہد صد ۳۲)

جماعت اسلامی نے اپنے اس فیصلہ کو خود اپنے ہاتھوں کس طرح چاک کیا؟ اس کا اندازہ لگانے کے لئے صرف دو مثالیں ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔

پہلی مثال۔ مولانا عبدالجبار غازی جو مولانا مودودی کی نظر بندی کے ایام میں "تحریک اسلامی" کے قائد تھے اور راولپنڈی کی مہاجر سیٹ سے کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی شکست دیکھ کر دوسرے روز ہی اینٹی مسلم لیگ جماعتوں سے ملکر الیکشن کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور پولنگ سٹیشن سے خیمے اکھاڑ کر جماعت اسلامی کے کارکن ساری رات دیگر جماعتوں کے ساتھ مسلم لیگی نمائندے کے خلاف جلوس نکالتے رہے۔

دوسری مثال جہانیاں ضلع ملتان کی ہے جہاں امیر عباس زیدی سیکرٹری نشرو اشاعت ترقی اردو کے قول کے مطابق جماعت اسلامی کے نمائندے نے خود اپنے ساتھی کے خلاف عوامی لیگ سے دو دن تک pact کئے رکھا (احسان ۱۹؍ مارچ ۱۹۵۱ء)

ناظم انتخابات راجن پورہ کو سودا بازی کے الزامات پر گھبرانے اور اس کا جواب تیار کرنے کی بجائے مندرجہ بالا مثالوں پر غور کرنا چاہیئے۔

اسلامی رشتہ وحدت کے باغی

اخبار "تسنیم" نے اعتراف کیا ہے کہ

"اسلام اور صرف اسلام ہی وہ رشتہ وحدت ہے جو پاکستان کے مختلف و متضاد عناصر کو ہم آہنگ کر سکتا ہے اور ملک میں صوبائی تعصب اور فرقہ دارانہ ذہنیت کی پھیلی ہوئی وبا کو روک سکتا ہے۔

یہ اسلام ہی تھا جس کے نام پر پاکستان بننے سے پہلے مسلمانوں کے مختلف فرقے اور جماعتیں اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ایک الگ خطہ ارضی کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہو گئیں" (۱۳؍ اکتوبر ۵۲ء)

جناب مودودی صاحب نے قیام پاکستان سے قبل فرمایا:۔ "مسلم لیگ کی تحریک کے بنیادی تصورات اس کا نظام ترکیبی، اس کا مزاج، اس کے مقاصد سب کچھ وہی ہیں جو قومی اور قوم پرستانہ تحریکوں کے ہوا کرتے ہیں اسلامی تحریک اپنا نوعیت کے اعتبار سے بالکل ایک دوسری ہی چیز ہے جس کا کوئی شائبہ بھی مسلم لیگ کی قومی تحریک میں نہیں پایا جاتا۔ یہ واقعہ بجائے خود واقعہ ہے کہ مسلم لیگ کی پیدا کی ہوئی فضا اسلام کے لئے کوئی موافق فضا نہیں بلکہ انتہائی ناموافق اور ناساز گار فضا ہے۔ جس میں خالص دینی نقطۂ نظر سے کام کرنے کے مواقع کم اور کمتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔" (ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء)

"تسنیم" جواب دے کہ کیوں مودودی صاحب نے ۱۹۴۱ء میں اسلامی رشتہ وحدت سے علیحدگی اختیار کی۔ اور آج جبکہ پاکستان بن چکا ہے۔ وہ خود کیوں اسی وحدت اسلامی کے باغی پیدا کرنے کے لئے مسلم لیگ کے خلاف یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ:۔

"اس لاشہ بے جان کو سینے سے لگائے رکھنے کے بجائے دفن کر دیا جائے۔ اس کی تدفین میں جتنی دیر لگے گی اس کی سڑاند اور بدبو پھیل پھیل کر ملک و ملت کو بدبو دار بنا دیں گے۔" (تسنیم ۱۲؍ اکتوبر ۵۲ء)

انگریز کی معنوی اولاد

اخبار "تسنیم" رقمطراز ہے۔

"دوسری چالاکی جو انگریز نے ہماری قوم کو اپنی گرفت میں رکھنے کے لئے کی وہ یہ تھی کہ اس نے ملک کو برائے نام آزادی دینے کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ جب بساط سیاست سے وہ خود اٹھے تو اس کی خالی کردہ جگہ اس کی فکری اور معنوی اولاد کے قبضہ میں آ جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا ہندوپاک کے انگریز چلے گئے تو دیسی انگریزوں نے اقتدار کی مسند بچھائی۔" (تسنیم ۱۵؍ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اس عبارت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ احراریوں نے گزشتہ دنوں آزاد کے ٹائیٹل پر جو کارٹون شائع کیا تھا اور اس میں مسلم لیگ اور پاکستان کو انگریز کے سانپوں کی شکل میں دکھایا گیا تھا اس تمام فتنہ میں مودودی حضرات بھی برابر کے شریک تھے۔

مولوی ــــ شہید ملت کی نظر میں

زمیندار (۲۱؍ اکتوبر ۵۲ء) نے لکھا ہے کہ لیاقت علی خان مرحوم نے اپنے زمانہ میں کسی جگہ مرزائیوں کا جلسہ نہ ہونے دیا۔

شہید ملت کی "مرزائیت دشمنی" تو اس سے واضح ہو جاتی ہے کہ گزشتہ سال جب شیخ حسام الدین صاحب لاہور سے بھاگے بھاگے کراچی گئے (آزاد ۸ فروری ۱۹۵۱ء) اور وہاں آپ کی خدمت میں تحریری التجا کی کہ آپ انتخابات میں احمدیوں کو مسلم لیگ کا ٹکٹ نہ دیں۔ تو آپ نے اس مطالبہ کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ اور شیخ میاں اپنا سا منہ لے کر گھر واپس آ گئے۔

اس کے بالمقابل آپ مولویوں کے متعلق کیا نظریہ رکھتے تھے؟ اس کا جواب ایک "صاحب دکن" کی قلم سے سنیئے

"ان کی رائے میں مولوی پیدائشی تنگ دل اور حاسد ہوتا ہے۔" (مولانا مودودی کی نظر بندی کیوں صد ۲۳)

احراری نظریہ مسلمانوں سے جُدا ہے

تاج الدین انصاری ایڈیٹر "آزاد" نے گزشتہ سے پیوستہ سال ملتان کانفرنس کے موقعہ پر کہا تھا:۔

"ہم جو قدم اٹھاتے ہیں سوچ بچار کے بعد اٹھاتے ہیں اور اٹھایا ہوا قدم ہم نے کبھی واپس نہیں لیا۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ جن دنوں مسلم لیگ کے خلاف ایک ذرا سی بات کہہ دینا خدا اور اس کے رسول کے خلاف بات کہنے کے مترادف سمجھا جاتا تھا ہم نے ان ایام میں نہایت دلیری اور شجاعت سے مسلم لیگ کو برملا ٹوکا۔ مجھے ان آزمائشی ایام میں مجلس احرار کے مرکزی دفتر میں بٹھا دیا گیا تھا۔ میں نے عجیب و غریب نظارے دیکھے ہیں۔ آپ کے حضرات جلوس کی شکل میں ہمارے دفتر کے سامنے مسلم لیگ زندہ باد کے فلک بوس نعرے لگاتے تھے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ ہم نے ہرچند سمجھایا ہمارا نظریہ مختلف ہے آپ کا نظریہ ہم سے جدا ہے مگر اک جنون تھا کہ کوئی دوسری بات سننے نہ دیتا تھا۔" (آزاد کانفرنس نمبر صد ۸)

جب احراریوں نے ۱۹۴۶ء میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ان کا نظریہ مسلمانوں کے نظریہ سے جدا ہے۔ اور وہ ان کے ساتھ اسلام کے نام پر بھی شامل ہونے کے لئے تیار نہیں تو کیا مسلمانوں کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ بھی حکومت سے بھی مطالبہ کریں کہ احراریوں کو مسلمانوں سے الگ جماعت تسلیم کیا جائے؟

مکہ میں مہنت گری

آزاد (۲۹؍ اکتوبر ۵۲ء) نے جماعت احمدیہ پر مکہ معظمہ دام اللہ برکاتہا کی توہین کا اتہام باندھتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے لٹریچر میں کہیں لکھا ہے کہ مکہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔

مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی لکھتے ہیں:۔

"حج کے پورے فوائد حاصل ہونے کے لئے ضروری تھا کہ مرکز اسلام میں کوئی ایسا ہاتھ ہوتا جو اس عالمگیر قوت سے کام لیتا۔ کوئی ایسا دماغ ہوتا جو دنیا بھر میں اسلام کا پیغام پھیلانے کی کوشش کرتا۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا ہی ہوتا کہ وہاں خالص اسلامی زندگی کا ایک مکمل نمونہ موجود ہوتا مگر وائے افسوس وہاں کچھ بھی نہیں"۔

نیز لکھتے ہیں:۔

"لوگ دور دور سے بڑی گہری عقیدتیں لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں مگر اس علاقہ میں پہنچکر ان کو طمع، بے حیائی، دنیا پرستی، بداخلاقی بدانتظامی نظر آتی ہے تو بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کے بجائے الٹا کچھ کھو کر آتے ہیں"۔ "وہی پرانی مہنت گری جو حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کے بعد جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ پر مسلط ہو گئی تھی۔ اور جسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آ کر ختم کیا تھا اب پھر تازہ ہو گئی ہے۔" (خطبات ایڈیشن ہفتم صد ۱۹۶)

مودودی صاحب کا یہ بیان آزاد کے پیش کردہ فقرہ کی مبالغہ آمیز تفسیر ہے۔ مگر افسوس احراری تفسیر سے تو متفق ہیں لیکن اسکے اجمال کو مکہ مکرمہ کی توہین قرار دیتے ہیں:۔

ـــ ۔ ـــ ۔ ـــ ۔ ـــ

حجاب معاصرت

(۲)

(از مکرم ملک احمد حسن صاحب لاہور)

نبیؑ ناصری کے ساتھ اس کے مخالفین نے جو سلوک یروشلم کے بازاروں میں کیا۔ سینکڑوں برس گذر جانے کے باوجود اس کی حدّت اور شدت میں کوئی کمی نہ آئی۔ اور کم وبیش اسی قسم کا سلوک نبیؐ عربی (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) کو طائف کے کوچہ و بازار میں اپنے مخالفین کے ہاتھوں اٹھانا پڑا۔ چنانچہ لکھا ہے:-

آپ (حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم) نے ارادہ فرمایا۔ کہ طائف تشریف لے جائیں۔ اور وہاں دعوتِ اسلام فرمائیں۔ طائف میں بڑے بڑے امراء اور ارباب اثر رہتے تھے۔ ان میں عمیر کا خاندان رئیس القبائل تھا۔ یہ تین بھائی تھے۔ عبدیالیل مسعود۔ حبیب۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے۔ اور اسلام کی دعوت دی۔ ان تینوں نے جو جواب دیئے۔ وہ نہایت عبرت انگیز تھے۔

ایک نے کہا۔ اگر تجھ کو خدا نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ تو کعبہ کا پردہ چاک کر رہا ہے۔

دوسرے نے کہا۔ کیا خدا کو پیغمبری کے لئے تیرے سوا اور کوئی نہیں ملتا تھا۔

تیسرے نے کہا۔ میں بہرحال تجھ سے بات نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اگر تو سچا ہے۔ تو تجھ سے گفتگو کرنا خلافِ ادب ہے۔ اور جھوٹا ہے۔ تو گفتگو کے قابل نہیں۔

ان بدبختوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ طائف کے بازاریوں کو ابھار دیا۔ کہ آپؐ کی ہنسی اڑائیں۔ شہر کے اوباش ہر طرف سے ٹوٹ پڑے۔ یہ مجمع دو رویہ صف باندھ کر کھڑا ہوا۔ جب آپؐ ادھر سے گذرے تو آپؐ کے پاؤں پر پتھر مارنے شروع کئے۔ یہاں تک کہ آپ کی جوتیاں خون میں بھر گئیں۔ جب آپؐ زخموں سے چور ہو کر بیٹھ جاتے۔ تو بازو تھام کر کھڑا کر دیتے جب آپؐ پھر چلنے لگے۔ تو پتھر برساتے ساتھ ساتھ گالیاں دیتے۔ اور تالیاں بجاتے جاتے" (سیرۃ النبیؐ)

مخالفین کے اس اندھے تعصب اور مخالفانہ ذہنیت کا نقشہ قرآن کریم نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:-

" اور کہتے ہیں۔ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ یہاں تک کہ تو ہمارے لئے اس زمین سے چشمہ بہا دے۔ یا تیرا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو پھر تو اس کے اندر سے خوب نہریں نکال لے۔ یا تو آسمان کو جیسا کہا کرتا ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دے۔ یا تو اللہ اور فرشتوں کو ساتھ لے آئے۔ یا تیرا سونے کا گھر ہو۔ یا تو آسمان پر چڑھ جائے۔ اور ہم تیرے چڑھنے کو بھی دیکھ لیں۔ یہاں تک کہ تو ہم پر کتاب اتار دے۔ جسے ہم پڑھ لیں۔" (بنی اسرائیل)

غور کیجئے۔ کیسے کیسے واشگاف اور کھلے کھلے لفظوں میں نبی کا انکار اور اس کی لائی ہوئی صداقت کی تکذیب کی جاتی ہے۔ سوچنے کی بات ہے۔ آخر یہ کیوں ہوتا ہے۔ کہ وہ نبی جس کے ماننے والوں کی تعداد بعد میں کروڑوں اور اربوں تک پہنچ جاتی ہے اس کے زمانے میں اس کا استقبال تکذیب اور مخالفت کے نعروں ہی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ادنیٰ تامل کے ساتھ یہ بات سمجھ میں آجائیگی۔ کہ بعد میں آنے والوں کو نبی کی براہِ راست قبولیت کی آزمائش میں سے گزرنا نہیں پڑا۔ انہوں نے اپنے باپ دادوں کو جس دین اور جس مذہب پر دیکھا۔ بلا تکلف اسی پر چل پڑے۔ اور بس۔ گویا جس طرح نبی کے زمانے میں رواج اور تقلید کے طور پر مخالفت کی جاتی ہے۔ بعد میں آنے والے لوگ رواج اور تقلید کے طور پر اسے قبول کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے ایمان کو ایقان کا وہ درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ جو ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جنہوں نے نبی کے پیغام کو بلا واسطہ اور براہِ راست سنا۔ اور قبول و عدم قبول کی آزمائش میں پڑ کر کامیاب ہوئے۔ پس کسی شخص کو اس بات پر تیقن اور بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ کسی نبی کے زمانے میں ہوتا۔ تو وہ یقیناً اسے قبول کر لیتا۔ بلکہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے واقعات سے جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ وہ طبائع جن میں قدرت کی طرف سے قبولیت کا مادہ ودیعت ہوتا ہے۔ چند ہی خوش نصیب افراد ہوتے ہیں۔ اور اولادِ آدم کے انبوہ کا عام رجحان مخالفت ہی کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے نہایت ہی خوش نصیب اور برگزیدہ افراد وہی ہوتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ اپنے بندے کی شناخت کی توفیق دے۔ اور وہ اس کی پکار سنتے ہی کہہ اٹھیں:

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔

دیگر بزرگانِ دین کے ساتھ سلوک

اس وقت تک موضوع مندرجہ بالا کے متعلق جو کچھ عرض کیا گیا۔ وہ "حجاب معاصرت" کے اس پہلو کے بارے میں تھا۔ جو انبیاء علیہم السلام اور ان کے معاصرین سے واسطہ رکھتا ہے۔ لیکن نفسِ انسانی کی یہ فریب خوردگی ایسی وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ کہ اس سے کوئی شخص بھی جو کسی حیثیت میں کوئی نمایاں مقام رکھتا ہو۔ محفوظ نہیں رہا۔ دوسری اقوام کی تاریخ سے قطع نظر اسلامی تاریخ کے اوراق پر ہر زمانے اور ہر ملک کے افراد کے متعلق بتدریج اور تسلسل کے ساتھ ایسی مثالیں برابر ملتی چلی جاتی ہیں۔ کہ جن برگزیدہ ہستیوں کو آج ہم رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ نوّر اللہ مرقدہم قدس سرہم کے القاب کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ ان کے اپنے زمانہ کے لوگوں نے کبھی اپنے وہم وگمان میں بھی ان بزرگوں کو ان بلند القاب کا مستحق نہ جانا۔ بلکہ وہ ہمیشہ ابنائے زمانہ کے ہاتھوں ستائے گئے۔ اور دکھ دیئے گئے۔ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مقدس حضور کے برگزیدہ اصحاب اور ائمہ علیہم السلام۔ تابعین اور دوسرے اصفیاء و صلحائے امت۔ و بزرگانِ دین کے حالات میں بے شمار مثالیں ایسی ملتی ہیں۔ جن سے یہ خوفناک حقیقت پورے طور پر واضح ہو جاتی ہے۔ کہ کسی بزرگ کے زمانے میں موجود ہونا واقعی ایک بہت ہی بڑی آزمائش کا موجب ہوتا ہے۔ بلاشبہ یہ خواہش بڑی نیک اور خوش آئند ہے۔ کہ ہم فلاں نبی۔ فلاں امام۔ یا فلاں بزرگ کے زمانے میں ہوتے۔ لیکن ساتھ ہی بڑے خطرے۔ بڑے احتمال اور انتہا درجہ کی نفسانی کشمکش کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر اس برگزیدہ ہستی کو قبول کرنے کی سعادت میسر آگئی۔ (جو ابتداءً چند ہی خوش نصیب افراد کے حصے میں آتی ہے) تو سبحان اللہ! لیکن اگر انکار اور تکذیب سے حصہ ملا۔ (کہ اکثر بدبختوں کے حصے میں یہی کچھ آتا ہے) تو دائمی جہنم اور ابدی تباہی کے سوائے ٹھکانا نہیں۔ کسی نبی۔ امام۔ ولی یا بزرگ کے زمانے میں موجود ہونا کسی انسان کے لئے صرف اور صرف اسی صورت میں موجب خیر و برکت ہو سکتا ہے۔ اگر اسے اس برگزیدہ ہستی کی مقام شناسی اور ادراک کی سعادت نصیب ہو جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے زمانے میں ایسے لوگ بھی موجود تھے۔ جو ان کے اشارے اور حکم پر اپنی جان نثار کر دینا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ لیکن ایسے لوگ بھی تھے۔ جنہوں نے نبیؐ پاکؐ کے رخصت ہونے کے ساتھ ہی آپؐ کی اطاعت سے منہ موڑ لیا۔ اور خدا۔ رسول اور اس کے خلیفہ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکنے کی کوشش کی۔ ایسے لوگ بھی تھے۔ جو حضرت عمرؓ کو صحیح معنوں میں فاروق (حق و باطل میں امتیاز کرنے والا) اور اللہ اور رسولؐ کے اقوال کا حقیقی امانت دار جانتے تھے۔ اور ایسے مشکوک متذبذب ذہن کے افراد بھی تھے۔ جو آپؓ کی معمولی سے معمولی بات پر بھی شبہ اور بدگمانی کا خیال کئے بغیر نہ رہ سکے۔ پھر وہ ایسے ہی لوگ تھے۔ جنہوں نے ذوالنورینؓ کے مقام کو نہ پہچانا۔ حضرت علی رضؓ کو چین نہ لینے دیا۔ یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالےٰ کے حضور فریادی ہونا پڑا۔ "کہ الٰہی یہ مجھ سے تنگ آگئے ہیں۔ اور میں ان سے تنگ آگیا ہوں۔ انہیں مجھ سے بہتر اور مجھے ان سے بہتر ساتھی دے"۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

تاریخ کا یہ واقعہ بھی کتنا عبرت انگیز ہے۔ کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ جس کے متعلق حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت موجود ہے۔ کہ میرا یہ بچہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔ اس کے پاس اس زمانے کے لوگ آتے ہیں۔ اور السلام علیک یا ابن رسول اللہ کے بجائے السلام علیک یا عار المسلمین کہہ کر خطاب کرتے ہیں۔ اور آپ اپنے پیارے نانا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں جواب دیتے ہیں۔ کہ ہاں! لیکن "عار" "نار" سے بہتر ہے۔ اقبال نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ ؎

تا نشیند آتشِ پیکار و کیں
پشتِ پا زد بر سرِ تاج و نگیں

(باقی)

یہی وقت ہمت کا ہے

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی خریداری قبول کرنے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں اخبار الفضل اور خطوط کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی یاددہانی بار بار کرائی جاتی ہے۔ مگر ابھی تک خریداری اور عطایا کی رفتار خوشکن نہیں ہے۔ اس لئے ذی استطاعت احباب سے گذارش ہے۔ کہ اس طرف جلد از جلد توجہ فرمائیں۔ اور خاص دلچسپی سے حضور علیہ السلام کے ارشادات دوسرے لوگوں تک پہنچا کر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "وہ وقت آتا ہے۔ کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ .... سوائے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالےٰ آپ تمہارے دلوں میں القاء کرے۔ کہ **یہی وقت ہمت کا ہے۔** اب اس سے زیادہ کیا لکھوں۔ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو توفیق دے۔ آمین ثم آمین" (ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

اگر آپ نے ابھی تک ریویو کی خریداری قبول نہیں فرمائی۔ تو آج ہی مبلغ دس روپے پتہ ذیل پر بھجوا کر خریدار بن جائیں۔ اور اسی قدر رقم بھیج کر اپنے خرچ پر غیر ممالک میں رسالہ جاری کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

تصحیح:- کل کے پرچہ میں مندرجہ بالا مضمون "حجاب معاصرت" کا عنوان غلطی سے "جواب معاصرات" شائع ہو گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی وضاحت

حضورؑ کی زبان اور قلم سے

(۵)

(مرتبہ حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد ربوہ)

سلسلہ موسویہ و سلسلہ محمدیہ کی مماثلت و مشابہت کا تقاضا ہے کہ امت محمدیہ میں بھی کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور اظہار علی الغیب کی نعمت پانے والے افراد پیدا ہوں جو سب کے سب امتی یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان روحانی اور اطاعت سے نعمت نبوت پائیں گے اور اصلاح امت محمدیہ و احیائے ملت اسلامیہ کے فرائض حضور کی نیابت میں ادا کریں گے۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریر کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے جو حضور نے فارسی زبان میں فرمائی اور البدر جلد ۱ ۲ میں شائع ہوئی۔ آپ نے فرمایا:-

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔ یہاں پر لکن استدراک کے لئے لایا گیا ہے۔ یعنی اس وہم کے ازالہ کے لئے کہ اب کوئی قطب۔ ابدال یا ولی یا نبی نہ ہوگا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی بدستور ولی۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالحین۔ ابدال۔ قطب اور منعم علیہم ہوتے رہیں گے۔ لیکن ان سب پر آپؐ کی مہر ہوگی بجز آپؐ کی مہر یعنی اطاعت کے اب کوئی شخص قیامت تک ان روحانی مراتب کو حاصل نہ کر سکے گا۔ سرکاری عدالتوں میں بھی کوئی کاغذ بغیر سرکاری مہر کے قابل اعتبار نہیں سمجھا جاتا۔ اسی طرح آئندہ جس کو بھی الہام اور مکالمہ الٰہیہ کی نعمت نصیب ہوگی۔ حضور کی مہر یعنی تصدیق سے نصیب ہوگی۔ اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سب امت کا روحانی باپ قرار دیا گیا ہے اور ایک لحاظ سے نبوت کی نفی کی گئی ہے۔ یعنی مستقل نبوت کی اور ایک لحاظ سے نبوت کا اثبات اور اجراء کیا گیا ہے۔ یعنی امتی نبوت کا اگر ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ اب کسی امتی کو وحی یا الہام اور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز نہیں کیا جائے گا۔ تو یہ عقیدہ اسلام کی تباہی اور بربادی کا موجب ہے اور اس سے ہمارے ہاتھ میں کچھ باقی نہیں رہتا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افادات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ آپؐ اپنی امت کو قیامت تک اپنی روحانیت سے مستفیض فرماتے رہیں گے۔ ہمارے سلسلہ کی مثال آئینہ کی سی ہے۔ اگر کوئی شیشہ میں اپنی صورت دیکھے تو وہی نظر آئیگا جو اس کے سامنے ہے دوسری چیز نظر نہیں آئے گی۔ محمدیت اور احمدیت کوئی دو وجود نہیں۔ وہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صورت اب جمالی رنگ میں چودہ سال کے بعد ظاہر ہوئی ہے۔ جس نے آپ کی پہلی بعثت میں جلالی رنگ میں ظہور کیا تھا۔ ہمارے مخالفین نے آیت مذکورہ بالا میں غور نہیں کیا اور ناحق یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ اب سلسلہ مکالمات الٰہیہ منقطع ہو چکا ہے۔ کلام اور وحی دو چیزیں ہیں قرآن پاک میں وحی کے بند ہونے کا ذکر نہیں ہاں وحی شریعت جدیدہ بند ہے۔ کیونکہ اسلام کامل ہو چکا۔ لیکن اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ سلسلہ مکالمات الٰہیہ اور وحی بھی منقطع ہو چکا ہے تو بتایا جائے کہ اس عقیدہ کی موجودگی میں اسلام کی برکات کا کوئی وجود باقی رہ سکتا ہے؟ اور اسلام دوسرے مذاہب کی طرح مردہ اور بے برکت اور بے حقیقت مذہب نہیں بن جاتا؟ میں نے آئینہ کی مثال دی ہے وہ ہماری حالت پر درست ثابت ہوتی ہے۔ ہماری نبوت ظل اور بروز کے طور پر ہے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور واسطہ سے ہمیں نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کی نعمت حاصل ہوئی ہے اور یہ نعمت روحانی ہرگز منقطع نہیں ہوئی۔ صرف وہ نبوت منقطع ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے توسل [illegible] کے بغیر ہو اور جو شخص اس کا انکار کرے گا کافر اور دین سے خارج ہو جائے گا۔ اگر دین اسلام میں وہ سلسلہ مکالمات الٰہیہ بند ہو جائے جیسا کہ ابتدائے عالم سے جاری تھا۔ تو پھر دین اسلام کو مُردہ سمجھنا چاہیئے اور ایسے دین سے نجات کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی معرفت کے حصول کا اہم ذریعہ اس سے کلام کرنا اور مکالمہ الٰہیہ کی نعمت ہی ہے۔ اگر دنیا میں یہ نعمت حاصل نہ ہو تو آخرت میں اس کے حاصل ہونے کی کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ اور اس کے حصول کی صحیح صورت وہی ہے جو ہم پیش کرتے ہیں۔ ورنہ پھر اس امت کی مثال مَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ کے مطابق ہوگی اعاذنا اللہ منہا۔ قرآن پاک کے اکثر مقامات سے یہ بات ظاہر ہے کہ امت محمدیہ خیر الامم ہے۔ لیکن اس صورت میں کہ امت موسویہ میں مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کی نعمت موجود تھی اور اس امت میں نہیں۔ پھر امت محمدیہ کے خیر الامت ہونے کی اور کونسی وجہ باقی رہ جاتی ہے؟ نیز امت موسویہ کے ساتھ مشابہت بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اگر اس امت میں وحی یا الہام اور سلسلہ مکالمات جاری و باقی نہ مانا جائے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس عالم کی تکمیل کا باعث ہیں۔ یعنی اس عالم کا کمال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا اور یہی معنے ختم نبوت کے ہیں کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا یہانتک کہ اس پر آپؐ کی مہر نہ ہو جیسا کہ کوئی سرکاری پروانہ قابل قبول نہیں ہوتا جب تک اس پر سرکاری مہر نہ ہو۔ پس خاتم النبیین کی آیت سے جسمانی ابوّت (باپ ہونا) کی نفی کی گئی ہے اور روحانی ابوّت یعنی نبوت کا اثبات کیا گیا ہے اگر آنحضرتؐ کے نہ جسمانی اولاد ہو اور نہ روحانی تو پھر آپ کو ابتر کہنے والے حق پر ہوں گے۔ حالانکہ ایسا نہیں اعاذنا اللہ منہا۔ آپؐ کو کثرت کے ساتھ روحانی اولاد بخشی گئی ہے اور آپؐ کو صاحب الکوثر بنایا گیا۔ بہر حال ہر مومن کو اس بات پر ایمان لانا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات اور آپ کے افادات روحانی قیامت تک جاری ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اس آیت کے معنے یہی ہیں کہ اللہ تعالےٰ جس سے محبت کرتا ہے اس سے وہی سلوک کرتا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس نے کیا۔ یہ معنی تو نہیں کہ جس سے اللہ تعالےٰ محبت کرے اسے کو اندھا اور بے نصیب رکھتا ہے اور اپنے مکالمات کی کوئی نعمت نہیں بخشتا۔ اگر ہمارے مخالفین اس امر میں غور کرتے تو وہ صرف چھلکے پر راضی نہ ہو جاتے بلکہ اندر حقیقت کو پا لیتے۔ اگر محبت نبوی و اطاعت مصطفویؐ کی کوئی روحانی برکتیں نہیں تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور اسلام کی زندگی کا کیا ثبوت باقی رہ گیا۔ تمام اہل اللہ مغز کے طالب تھے اور اللہ پاک سے بصیرت کے جویا حقیقی ایمان یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سے روحانی انعامات کا طالب ہونا چاہیئے اور اس کے غضب سے پناہ مانگنی چاہیئے۔ مسلمانوں کے خدا سے دور ہونے کا یہی سبب ہے۔ کہ وہ زبان سے تو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا مانگتے اور منعم علیہم کے انعامات طلب کرتے ہیں۔ لیکن ان کے دل یقین اور بصیرت سے خالی اور تہی ہیں۔ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یہی بے بصیرتی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ مغضوب اور ضالین کے راستہ پر ڈالنے والی چیز ہے۔ اور یقین اور بصیرت پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ثابت کرے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ اور آپ کا روحانی افادہ اور اضافہ بھی زندہ ہے۔ اگر یہ بات اسلام میں نہ رہے۔ تو پھر نصرانیت اور یہودیت اور ہندو مذہب میں کیا فرق باقی رہا۔ جیسے یہ تمام مذاہب مردہ ہیں۔ اسی طرح اسلام بھی مردہ ثابت ہوگا۔ اور جیسے یہ مذاہب قصوں اور کہانیوں کا پلندہ ہیں۔ اسلام بھی قصوں اور کہانیوں کا مجموعہ رہ جائے گا۔ اور اس صورت میں کیسے معلوم کیا جا سکے گا کہ سچا مذہب کونسا ہے۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ آسمانی برکات دکھائے۔ اور اگر اسلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نمائندے اور بروز اور خلفاء نہ آئیں۔ تو پھر آسمانی برکتیں کس طرح ظاہر ہوں گی۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ ہم اس کے بندے ہیں۔ ہمیں فتح و شکست کا کوئی خیال نہیں۔ ہم اس کی مرضی کے تابع اور اس کے حکم کے ماتحت ہیں۔ (یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی تقریر کا لفظاً نہیں بلکہ مفہوماً کیا گیا ہے۔ جو آپ نے ۱۹ نومبر ۱۹۰۲ء کو فرمائی۔ اور البدر جلد اول نمبر ۶ میں شائع ہوئی۔ ناقل)

ختم نبوت کا راز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان فیض ترجمان سے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا راز ہمارے سوا مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا۔ جس طرح پر وہ ختم نبوت مانتے ہیں۔ اسی طرح پر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔ اب ابوّت جسمانی کی تو اللہ تعالےٰ نے اس میں نفی کی ہے۔ اگر روحانی ابوت کا سلسلہ بھی جاری نہ ہوگا۔ تو پھر کیا آپ کو ابتر مانیں گے؟ ایسا ماننا تو کفر ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ کی ابوّت روحانی کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ لفظ لکن ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ہوگی۔ کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے۔ آئندہ نبوت کا فیض آپ ہی کے ذریعہ اور مہر سے ملے گا۔"

ہماری مثال تو ایسی ہے۔ جیسے کوئی آئینہ میں اپنی شکل دیکھے۔ تو کیا اس شکل میں جو آئینہ میں نظر آتی ہے۔ اصل کے خواص اور صفات نہ ہوں گے۔ اسی طرح پر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا عکس اور پرتو ہے۔ آپ سے خارج کوئی چیز نہیں۔ وحی کے معنے قرآن شریف میں مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے آئے ہیں۔ جس دین میں برکات سماویہ اور مخاطبات الٰہیہ کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ اس دین کو زندہ کہنا غلطی ہے۔ وہ دین مردود ہوگا۔ یہ لوگ اسلام کو مردہ دین قرار دینا چاہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ مردہ نبی۔ ہم یہ نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔ اور اسلام زندہ مذہب۔ کیونکہ آپ کے برکات اور فیوض کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اور آپ کی نبوت مستقل نبوت ہے۔ جس کی مہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہے۔ اور اسی کو ظلی نبوت کہتے ہیں۔ ہم اس نبوت کو کفر جانتے

ہیں۔ جس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے توسط کے بغیر دعویٰ کیا جائے۔ لیکن جو سلسلہ توسط کا انکار کرتا ہے۔ کہ ایسا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا ہے۔ وہ بھی کافر ہے۔ کیونکہ وہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر اور اسلام کو مردہ مذہب ٹھیراتا ہے۔ اور جب اسلام ایسا مذہب ٹھیرایا گیا۔ تو پھر اس سے نجات کی کیا امید ہوگی؟

بڑے ہی افسوس اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ جب یہ لوگ مانتے ہیں۔ کہ یہ امت خیر الامم ہے۔ تو کیا ایسی ہی امت خیر الامم ہوا کرتی ہے۔ جس میں کسی کو مکالمات و مخاطبات الہیہ کا شرف حاصل نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے ان کی اُمت میں ہزاروں نبی ہوئے۔ لیکن اس امت میں ایک بھی ان کا مثیل نہ ہو۔ تو پھر یہ امت کیونکر خیر الامم ٹھیری؟

نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے یہ معنی بھی ہیں۔ کہ جمیع کمالات نبوت و رسالت آپ پر ختم ہو گئے۔ جیسے بادشاہ کی مہر کے بغیر کوئی فرمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کے بغیر کوئی نبوت سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں جو فرمایا ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ محبت کے کیا معنے ہیں۔ کیا یہی کہ وہ کور رہیں۔ یہ کیسی محبت ہے؟

دیکھو اللہ تعالےٰ نے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا تعلیم کی ہے۔ جو ہر رکعت نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ اگر یہ نعمت کسی کو ملنے والی ہی نہ تھی۔ تو اس دعا کی تعلیم کی کیا ضرورت تھی؟ سچی بات یہی ہے۔ کہ میری یہ باتیں سمجھ میں نہیں آ سکتیں۔ جب تک آنکھ نہ کھلے۔ اور وہ صحبت سے میسر آتی ہے……

اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ کونوا مع الصادقین اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کرنے کیلئے فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور اس جہاں میں عدم معرفت سے دوسرے جہاں میں بھی معرفت سے بے نصیب ہونے کے لئے فرمایا من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ۔" (تقریر مندرجہ الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

کسی اُمتی کے آنے سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی

"افسوس یہ نہیں سمجھتے کہ ختم نبوت کی مہر مسیح اسرائیلی کے آنے سے ٹوٹتی ہے؟ یا خود حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے ختم نبوت کا انکار وہ لوگ کرتے ہیں جو مسیح اسرائیلی کو آسمان سے اتارتے ہیں اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں نہ نیا نبی نہ پرانا نبی بلکہ خود حضرت (۲)

(۲) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے اور وہ خود ہی آئے ہیں۔"
(الحکم جلد ۵ صـ ۴۴)

نیا زیٹر ۲۵

ڈیزل ٹریکٹر

ہائڈرالک لفٹ کے ساتھ

حاضر اسٹاک سے مل سکتے ہیں

تفصیلات برائے:-

۱: ملتان ——— میسرز حسین آٹوز
۲: لائلپور ——— میسرز لائلپور مل سٹورز
۳: میرپور خاص ——— میسرز ایم۔ ابن منڈیکیٹ

واحد تقسیم کنندگان

فارم ایکوپمنٹ کمپنی

۱۲ ڈنگا سنگھ بلڈنگ دی مال۔ لاہور

شکریہ احباب

گذشتہ سال کے وظائف طلبہ کی کمی کی دقت کو حل کرنے کے لئے باجازت نظارت بیت المال و نظارت تعلیم و تربیت اگست ۱۹۵۲ء میں مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل کو احباب سے عطیہ جات لانے کیلئے بھیجا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ انہوں نے عطیہ جات عطا فرمائے۔ جزاھم اللہ خیراً۔ پانچ روپے سے کم رقوم متفرق احباب کے ذیل میں جمع کر دی گئی ہیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

—— (۲) ——

ملتان

سیٹھ اللہ جوایا صاحب	۶۰
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب	۵

سکھر

میاں محمد یوسف صاحب	۵۰
سید بشیر احمد صاحب	۱۰
صوفی محمد رفیع صاحب	۱۰
عبد اللطیف صاحب	۱۰

بانڈھی

چودھری محمد علی و محمد حیات صاحبان مرہنٹس نواب شاہ	۳۶۰
حاجی عبد الرحمن و محمد تفیم صاحبان	۳۶۰
وڈیرا عبد الحمید صاحب	۳۶۰

نواب شاہ

عبد الحق و محمد ابراہیم صاحب	۵
ڈاکٹر عبد القدوس صاحب	۳۰
بھائی محمد عبد اللہ خانصاحب	۳۰

بھائی محمد اسحٰق صاحب ۱۰/۰/۰، رسول بخش صاحب ۱/۱۲/۰	۱۱-۱۲-۰
چودھری غلام نبی۔ عبد اللہ عطا محمد صاحبان	۱۰۰
مولوی عطاء اللہ صاحب گوٹھ مولوی عطاء اللہ صاحب	۱۰

کراچی حلقہ مارٹن روڈ

چودھری محمد حسین و مبارک احمد و عبد الکریم۔ و عباس صاحب و چودھری عبد الکریم و عبد الرحیم صاحبان	۶-۸-۰
ڈاکٹر امۃ الحی صاحبہ	۱۰
معرفت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ	۲۰
سید شرافت حسین صاحب	۱۵
ڈاکٹر محمودہ صاحبہ	۳۵۰
رحمت اللہ صاحب	۵۰
چودھری نبی احمد صاحب	۲۵
چودھری مختار احمد صاحب	۳۶۰
رفیع الزمان صاحب	۱۰
مسٹر منیر صاحب	۵
ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	۲۰

شیخ محمد اسلم صاحب	۱۲۰
ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب	۲۰
شیخ گلزار احمد صاحب مالک کارخانہ بوٹ	۲۰
بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب	۱۰
میر محمد احمد صاحب	۱۰
مرزا رشید احمد صاحب	۲۰
محمد شفیع صاحب	۳۰
قریشی برادر	۵۰
چودھری شاہ نواز صاحب	۳۶۰
شریف محمد صاحب کانپوری	۵
بابو کرامت اللہ صاحب	۳۰
محمد حنیف صاحب	۵

کھپرا

راجہ فخر الدین صاحب مختار کار کھپرا	۱۰۰
ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب و اہلیہ صاحبہ	۵۰
ابو الخیر صاحب صدیقی معہ اہلیہ صاحبہ	۵۰
چودھری محمد شفیع صاحب و عبد الرحمن صاحب	۱۱

حیدرآباد

چودھری محمد سعید صاحب	۶۰
عبد الغفار صاحب فوٹوگرافر	۵

کنڈکوٹ

مولوی عبد الرحمن صاحب	۵

جیکب آباد

ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب	۳۰
ملک بشیر احمد صاحب	۲۰

(باقی)

فیصلہ کن کتاب مفت

احمدیت کے مختلف مسائل کے متعلق خود بانی سلسلہ کے اصل فیصلہ کن مضامین کی کتاب جس کے ذریعہ تمام جہان کے مسلمانوں پر خدا تعالےٰ کی حجت پوری ہو جاتی ہے کارڈ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

"الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے"

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر ملان سپریم کورٹ کے فیصلہ کے سامنے جھک گئے

لندن ۱۵ نومبر: جنوبی افریقہ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ڈاکٹر ملان فی الحال سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں گے۔ جس میں عدالت نے پارلیمانی عدالت عالیہ کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ لیکن اندیشہ ہے کہ دستور اساسی کا جھگڑا زیادہ شدید ہو جائے گا ــــ نیشنلسٹوں کا پروگرام تھا۔ کہ پارلیمانی ہائی کورٹ کی مدد سے ہی وہ سیاسی نسلی امتیازات کی پالیسی کو نافذ کرائیں گے۔ اس عدالت نے سپریم کورٹ کے اس رولنگ کے خلاف دروزی بھی کی تھی۔ کہ کیپ کے رنگدار باشندوں کو انتخابی فہرست سے نکالنا دستور اساسی کے خلاف ہے۔ اب ڈاکٹر ملان اپریل میں عام انتخابات کے ذریعہ پھر یہ منوانے کی کوشش کریں گے۔ کہ ملک میں پارلیمانی عدالت کے روبرو ہی قومی اپیلیں سنی جا سکتی ہیں۔ اور یہی عدالت سب سے بڑی ہے۔ مگر سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق ....ء ہم کالوں کو پھر انتخابی فہرستوں میں شامل کرنا پڑے گا۔

برطانوی اخبارات کا تبصرہ

"برمنگھم پوسٹ" نے تحریر کیا ہے۔ کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ سے جنوبی افریقہ میں ملان حکومت کی لاقانونیت کے خلاف قانون کی سیادت تسلیم کرنی ہی پڑی ہے ــــ

سکاٹسمین نے لکھا ہے۔ کہ سپریم کورٹ کو نقصان پہنچانے کے لئے ملان کی کوششیں اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئی ہیں

"ٹائمز" نے اس اندیشہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ اب دستور اساسی کی جنگ زیادہ شدت اختیار کر جائے گی۔ عدالتی میدان میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کو قطعی اور آخری تسلیم کرتے ہوئے ملان پارلیمنٹ میں اپنی طاقت کو مضبوط کر کے یہ کوشش کریں گے۔ کہ ایوان کے دو تہائی ارکان کی اکثریت کی مدد سے جنوبی افریقہ ایکٹ کو تبدیل کرا دیا جائے۔

برطانوی مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی سوسائٹی

لندن ۱۵ نومبر: مسلم ویلفیئر سوسائٹی کے نام سے حال ہی میں ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر فی الحال لندن کے اسلامی ثقافتی مرکز میں ہے۔ اس سوسائٹی کی طرف سے ایسٹ اینڈ لندن میں رہنے والے سینکڑوں مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

سوسائٹی بہت سے انگریز اور دیگر مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہر ممکن طریقہ سے لندن کے مسلمانوں اور بالخصوص ان مسلمان بچوں کی امداد کی جائے۔ جو نہایت مفلسی کی حالت میں گذر بسر کر رہے ہیں۔

جاپان بہتر کوالٹی کا مال تیار کریگا

ٹوکیو ۱۵ نومبر: جاپان کم قیمت کی اشیاء برآمد کرانے کی پالیسی کو ترک کر کے اپنی توجہ اب بہتر کوالٹی کی جانب مبذول کر رہا ہے۔ اسے برابر یہ احساس ہوتا جا رہا ہے کہ محض سستے داموں کی وجہ سے ہی چیزیں ہمیشہ فروخت نہیں ہوتی رہیں گی۔ سب سے پہلے صنعت پارچہ بافی نئے نظریات کو بروئے کار لا رہی ہے۔ حکومت نے اس سلسلے میں رہنمائی کرتے ہوئے چار ماہ قبل حکم دیا تھا کہ آئندہ نہایت گھٹیا اور سستی چھینٹ برآمد نہیں کی جائیں گی۔

جنرل نجیب مذہب، تقریر، تحریر کی آزادی کی حفاظت کریں گے

عمان ۱۵ نومبر: مشرق وسطیٰ کی امریکی سوسائٹی کے نمائندے ڈاکٹر ایلڈ ورڈ ولسن نے یروشلم کے مقام پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ وزیر اعظم جنرل نجیب نے قاہرہ میں انہیں یقین دلایا ہے۔ کہ وہ مذہب۔ تقریر اور تحریر کی آزادیوں کی حفاظت کریں گے۔ اس کے علاوہ دیہاتی بہبودی۔ کسانوں کی بہتری سائنٹیفک ــ صحت اور ثقافتی معیاروں کی بحالی کا خیال بھی رکھیں گے۔ (داشاہ)

عرب ایران سے احتجاج کریں گے

لبنان ۱۵ نومبر: تہران کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ایران میں تین عرب ملکوں کے نمائندے حکومت ایران کے ساتھ اس معاندانہ پروپیگنڈے کے مسئلے پر بات چیت کرنے والے ہیں۔ جو ایران کی صیہونی ایجنسی کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔

ان میں عراقی سفیر اور شام اور اردن کے وزرائے مختار شامل ہیں۔ وہ اس سے پہلے علامہ آیت اللہ کاشانی سے بھی شکایت کر چکے ہیں۔ کہ عربوں کے خلاف اس پروپیگنڈے کو کیوں بند نہیں کیا جاتا۔ ایک صیہونیوں نے "وائس آف ڈیوڈ" کے نام سے ایک اخبار جاری کیا ہے۔ جس کے بعد فارسی زبان میں یہودی اخبارات کی تعداد آٹھ تک پہنچ گئی ہے۔ (داشاہ)

شام ازدواجی مشاورتی کمیٹی کا رکن بن گیا

دمشق ۱۵ نومبر: ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شام نے ازدواجی مشاورتی کمیٹی کا رکن بننا منظور کر لیا ہے۔ اس رکنیت کے بعد شام کو اقوام متحدہ کی ریلیف اور ورکس ایجنسی کے ساتھ تعاون کرنے کا زیادہ موقعہ ملے گا۔ بیان میں مزید بتایا گیا ہے کہ زیادہ قریبی تعاون سے مہاجرین کی حالت کے سدھارنے میں کافی مدد ملے گی۔ (داشاہ)

بیروت ۱۵ نومبر: وزیر اعظم خالد شہاب نے گذشتہ شب لبنان کے ایوان نمائندگان میں بتایا۔ کہ اگر ایوان کے ارکان نے کابینہ کے ساتھ تعاون نہ کیا تو انہیں صدر جمہوریہ سے درخواست کرنی پڑے گی کہ یا تو ایوان کو توڑ دیا جائے یا کابینہ کا استعفا منظور کر لیا جائے۔ (داشاہ)

ایرانی مندوب اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بنا دیئے جائیں گے؟

لندن ۱۵ نومبر: اقوام متحدہ کے باوثوق حلقوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنرل اسمبلی کے سابق صدر یعنی ایرانی مندوب نصر اللہ انتظام بڑی طاقتوں کی ابتدائی غیر رسمی کانفرنس کے بعد مسٹر ٹریگوے لی کی جگہ سیکرٹری جنرل کے عہدہ کے لئے ایک طاقتور امیدوار بن جائیں گے۔

ایک ترجمان نے بتایا کہ تمام عرب ایشیائی افریقی مندوبین متفقہ طور پر ان کی حمایت کریں گے۔ یاور کیا جاتا ہے۔ کہ پانچ بڑوں کی طرف سے بھی ان کی نامزدگی کی منظوری حاصل ہو جانے کا قوی امکان ہے۔ (داشاہ)

اردن کے ہیرو کا انتقال

عمان ۱۵ نومبر: نابلس میں اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ فیصل اول کی سرگرمی میں قومی تحریک کے مشہور ہیرو سید عبد اللطیف صالح ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ سید عبد اللطیف صالح ایک قانون دان کی حیثیت سے بھی بہت بڑی شہرت کے مالک تھے آپ اردن کی بار ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ (داشاہ)

برطانوی تباہ کن جہاز بیروت آئیں گے

بیروت ۱۵ نومبر: بحیرہ روم کے بحری بیڑے سے دو برطانوی تباہ کن جہاز ۲۰ نومبر کو خیر سگالی کے دورہ پر بیروت پہنچنے والے ہیں۔ یہ جہاز یہاں پانچ روز تک قیام کریں گے۔ ایک اور تباہ کن جہاز ۲۹ نومبر کو بھی یہاں آئے گا۔ (داشاہ)

ایران کو برطانیہ سے مفاہمت کئے بغیر تیل برآمد کرنا چاہیئے

واشنگٹن ۱۵ نومبر: وزارت خارجہ امریکہ اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ ایران اینگلو ایرانین آئل کمپنی سے سمجھوتہ کئے بغیر جلد سے جلد اپنے تیل کی برآمد شروع کر دے۔ اطلاع ملی ہے کہ جنرل آئزن ہاور یا ان کا نمائندہ اگلے ہفتے اس سلسلہ میں وزارت خارجہ کے اعلیٰ افسروں سے مذاکرہ کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل آئزن ہاور کو اندیشہ ہے کہ اگر ایرانی تیل کی برآمد شروع نہ ہوئی تو ایران بہت جلد دیوالیہ ہو جائے گا جس کی وجہ سے آزاد قوموں کو سخت نقصان پہنچے گا۔

لہذا جنرل آئزن ہاور چاہتے ہیں کہ ایران از سر نو تیل کی برآمد شروع کر کے اپنی اقتصادی حالت سدھار لے۔ اس سے پہلے امریکہ کا خیال تھا کہ ایرانی تیل کی برآمد سے پہلے ایران اور اینگلو ایرانین آئل کمپنی میں مفاہمت ہو جانی چاہیئے۔ فرانس پریس نے لنڈن کے سرکاری حلقوں سے اطلاع دی ہے کہ غالباً تیل کا جھگڑا بہت جلد نئی صورت اختیار کر لیگا اس ایجنسی کا خیال ہے کہ جب منگل کو جنرل آئزن ہاور صدر ٹرومن سے ملاقات کریں گے (م)

مہاجرین اور غریبوں کیلئے مصر کا تحفہ

عمان ۱۵ نومبر: عمان میں مصری سفارت خانے کی طرف سے اردن انجمن ہلال احمر کو مطلع کیا گیا ہے کہ اردن میں سوسائٹی جو مہاجرین اور غرباء کی مدد کے لئے جو ہسپتال تعمیر کر رہی ہے۔ اس کے لئے حکومت مصر نے بھی ۱۰۰۰ دینار کا عطیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے .... اس عطیہ کے لئے انجمن نے حکومت مصر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ (داشاہ)

ایلومونیم کے فریم والا سائیکل

برمنگھم ۱۵ نومبر: جرمنی نے ایک ایسا بائیسکل بنایا ہے جس کا فریم ایلومونیم کا بنا ہوا ہے اس سے قبل خیال تھا کہ ایسا سائیکل تیار نہیں کیا جا سکتا۔ فریم کا وزن صرف ۵½ پونڈ ہے۔ اور بائیسکل کا وزن ۲۷ پونڈ ۱۴ اونس ہے ــ جرمنی میں اس کی قیمت ۱۵ پونڈ کے قریب ہے ــ اسے برمنگھم میں ایک نمائش میں رکھا گیا ہے چونکہ اس کی ساخت میں ایلومونیم زیادہ استعمال کیا گیا ہے اس لئے اس کا وزن بہت کم ہے (داشاہ)

ایرانی تیل کے معاوضے کا مسئلہ

لنڈن ۱۵ نومبر: برطانوی وزیر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اینگلو ایرانی تنازعہ تیل میں ایران معاوضے کی جو پیشکش کرے گا۔ برطانیہ اسے کسی غیر جانبدار ٹربیونل کے سامنے پیش کرنا پسند کرے گا۔

(م) تو ایرانی تیل کی صورت حالات پر بھی بحث کریں گے۔ اس سلسلے میں مسٹر ایڈن اور مسٹر ایچی سن پہلے ہی گفت و شنید کر چکے ہیں۔